ڈاکٹر عطاء الرحمٰن میو ❁

انجمنِ قصور: ایک اجمالی جائزہ

Anjuman-e-Kasoor: A Brief Overview

By *Dr. Ata-ur-Rehman Meo, Assoc. Prof., Department of Urdu, Lahore Garrison University, Lahore.*

Abstracts

Anjuman-e-Kasur established educational madrassa in ١٨٧٣ to address the educational backwardness of Muslims. Anjuman-e-Mufeed Aam was founded by mutual consultation in the general meeting of Anjuman. The rulers of the time became its patrons. Deputy Qadir Baksh Khan became its vice President. The Anjuman established four branches of women's and men's madrassas as well as the Darul Hirfat madrassa, where products based on the needs of the people were manufactured. Exhibitions have been set up to sell these products. From time to time, meetings of Anjuman were held in which officials participated and inspected the madrassas with words of praise. The Anjuman's reputation spread to the other cities also. Anjuman e kasur had its own printing press. Its magazine *Risala* was a great effort to promote the aims of Anjuman. The history of Urdu literature is incomplete without its study. The following article gives an overview of the Anjuman's services.

Keywords: Manufactured, Inspected, Participation, Printing Press, Reputation, Exhibition, President, Officials, Meeting.

❁ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، لاہور گیریژن یونی ورسٹی، لاہور

جولائی ۱۸۷۳ء میں قصور کے شریفوں اور رئیسوں نے اپنے دلی اتفاق اور قومی غم خواری سے بہ سرپرستی ڈپٹی قادر بخش[۱] اور منشی غلام نبی خان[۲] کے ایک علیحدہ مدرسہ[۳] آرتھر برینڈرتھ کے نام پر، اپنے مستقل چندہ سے بہ ماموری وانتخاب مدرسین لائق قائم کیا۔ ایک مینیجنگ کمیٹی[۴] بھی گیارہ منتخب شہری عہدہ داران اور لائق باشندوں کی اس نئے مدرسہ کی نگرانی اور اہتمام کے لیے مقرر کی۔ جنوری ۱۸۷۴ء میں مدرسہ کی اطمینان بخش کارکردگی کی بنا پر کمیٹی میں توسیع کا فیصلہ ہوا، تا کہ تعلیمی کوششوں کو وسعت دی جائے۔ چناں چہ قصور کے علاوہ بیرونِ جات سے سولہ برگزیدہ ومنتخب افراد کی ایک اور مجلس موسوم بہ ایجوکیشنل کمیٹی[۵] قائم کی گئی۔ جس کی حسن تدبیر سے سرکاری مدرسہ بھی غور وامتحان کے بعد برینڈرتھ سکول میں شامل ہو گیا۔ ان دونوں مدرسوں کے ادغام کے بعد چار زنانہ مدارس قائم کیے گئے جن کا مقصد لڑکیوں کو تعلیم یافتہ اور ہنر مند بنانا تھا۔ لڑکیوں میں شوق واستعداد بڑھانے کے لیے انعامی سلسلہ شروع کیا گیا جس کے مطابق اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر لڑکیوں میں زیور وملبوسات اعلیٰ قدر مراتب عطا کیے۔[۶]

علم سے بے بہرہ اور کسی قدر پڑھے لکھے نوجوانوں کو صنعت وحرفت کی تعلیم دینے اور اشاعت صنعت وحرفت کو ان کے لیے مختص کرنے کے لیے سرمایہ درکار تھا۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ۶؍ جولائی ۱۸۷۴ء کو مجلس انتظامی اور تعلیمی کمیٹی کی باہمی مشاورت سے یہ طے پایا کہ برینڈرتھ سکول میں ایک جلسے کا انعقاد کیا جائے اور شہر کے رؤسا، شرفا اور عمائدین کے سامنے یہ منصوبہ رکھا جائے اور ان سب کے تعاون سے اس منصوبہ کو آگے بڑھایا جائے۔ جلسے میں یہ طے پایا کہ ہم سب متفق المقاصد اور متحد الاغراض لوگوں کا نام ممبر رکھا جائے۔ ہمارا مجمع قوم وملک کی عام بہتری وبہبود کے اصول پر قائم ہوا ہے۔ اس لیے ہمارے مجموعہ کا نام ''انجمن مفیدِ عام'' قرار دیا جائے۔ بہ استثنا اس رقم چندۂ نقد وغیرہ کے جو یک مشت کسی صاحب کی طرف سے انجمن کو عنایت فرمائی جائے، کم سے کم چھ روپیا سالانہ بطور فیس کے سب شرکاے انجمن سے لیا جایا کرے اور کل زیرِ موصولہ ان مدبرانہ قواعد کے موافق جن کو بزرگان انجمن تجویز فرمائیں۔ مناسب طور پر قوم وملک کے نیک کاموں اور امور مفید عام میں وقتاً فوقتاً صرف ہوا کرے۔ چناں چہ اسی تاریخ کے جلسہ میں ممبر سازی کی گئی اور پہلے سے قائم دونوں مجالس انتظامی وتعلیمی انجمن کا حصہ قرار پائیں اور مجمع کا نام ''انجمن مفیدِ عام'' قرار پایا۔[۷]

انجمن کے اغراض ومقاصد درج ذیل طے ہوئے:

۱۔ جاری رکھنا اپنے شہری مدارس زنانہ ومردانہ، انگریزی وفارسی، عربی وسنسکرت کا۔

۲۔ فراہم کرنا ایک کتاب خانہ کا جس میں واسطہ امداد تعلیم کے تمام مروجہ علوم والسنہ کی کتابیں شامل ہوں۔
۳۔ قائم کرنا تعلیم صنعت و حرفت کا مردوں اور عورتوں کے لیے۔
۴۔ کھولنا یا لگانا ایک بازار تجارت کا جس میں دیسی منصوعات کا عام خرید و فروخت بہ سہولت ممکن ہو۔
۵۔ مقرر کرنا ایک مطبع کا بغرض اجراے رسالہ علوم و فنون مفیدہ کے۔
۶۔ دیسی زبان کے ذریعے سے علوم قدیمہ و جدیدہ کا شائع کرنا۔
۷۔ ضروریاتِ ملک کے مطابق صنعت و حرفت کا رواج دینا۔
۸۔ قوم و ملک کی عزت و دولت اور تہذیب اخلاق کے وسائل کا بہ انسدادِ رسوم قبیحہ بہم پہنچانا۔ (۸)

انجمن نے صنعت و حرفت کو رواج دینے کے لیے تین زنانہ و مردانہ شاخیں قائم کیں۔ ایک شاخ قالین بافی کی، دوسری ردابافی کی جس میں صرف نوجوان مردوں کو کام سکھایا جاتا تھا۔ تیسری شاخ میں لڑکیوں کو سوزن کاری، کشیدہ کاری، کاڑھنا پرونا، گل بُوٹے بنانا اور سینے پرونے کا کام سکھایا جاتا تھا۔ (۹)

انجمن قصور کے اغراض و مقاصد اور تعلیم و حرفت کی نگرانی کے لیے انجمن کا باقاعدہ ڈھانچا تشکیل دیا گیا، جس کے مطابق درج ذیل افراد انجمن کے عہدہ داران قرار پائے:

۱۔ میجر آر پی نسبٹ صاحب، صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر	پیٹرن
۲۔ لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو آر ایم ہالرائیڈ صاحب بہادر، ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم	اونریری پیٹرن
۳۔ مسٹر سٹیل بہادر صاحب، جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر	پریذیڈنٹ
۴۔ منشی غلام نبی خان صاحب بہادر، ایکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر	پریذیڈنٹ
۵۔ خان بہادر منشی محمد قادر بخش خان صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	وائس پریذیڈنٹ
۶۔ بابو مول چند صاحب، اسسٹنٹ سرجن	سیکرٹری
۷۔ حافظ حبیب اللہ خان صاحب	مددگار سیکرٹری (۱۰)

لگن سچی ہو، خلوص کی چاشنی موجود ہو، کچھ کر گزرنے کا حوصلہ و جذبہ کار فرما ہو، محنت مسلسل کے ایندھن سے دم پخت لگایا جائے، زر و مال، حسن و تدبّر، نیتوں کا اخلاص، منصوبہ بندی کا سلیقہ شامل ہو، حکمرانوں کا تعاون ہو، قوم کو سلیقہ شعاری سے آراستہ کرنے کی دھن دل و دماغ پر سوار ہو، اس کی مفلسی و ناداری کا دل پر بار ہو، تو انجمن مفیدِ عام جیسے تعلیمی، صنعت و حرفت اور رفاہ عامہ کے ادارے خود بخود پروان چڑھتے ہیں۔ ان اداروں کا مسالا چوں کہ خلوص و ایثار

سے مرکب ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ تمام سدِراہ کا سدِباب کرتے ہوئے اپنے نیک مقاصد کے حصول میں پوری توانائیوں کے ساتھ ہمہ تن مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔ انجمن قصور کے منتظمین نے بھی بہتر حسنِ انتظام اور لایق اساتذہ کی بدولت نہ صرف تعلیمی مقاصد کے اہداف حاصل کیے بلکہ صنعت و حرفت کے میدان میں بھی قدم رکھا اور قصور میں ووکیشنل تعلیم کی داغ بیل ڈالی۔ مغل عہد میں یہاں فن سپہ گری کے اوزار و آلات پر توجہ مرکوز تھی عوام کی فلاح و بہبود پر قطعاً توجہ نہ تھی۔ رہی سہی کسر سکھوں کے حملوں نے قصور کو تاراج کر کے پوری کر دی تھی۔ ۱۷۹۹ء سے ۱۸۴۹ء تک پنجاب پر سکھوں کا راج رہا۔[11] جس کی وجہ سے یہاں تعلیمی نظام نہ ہونے کے برابر تھا۔ انجمن نے اسی قومی درد کو محسوس کیا اور اس جانب ساری توجہ مبذول کر دی۔ ۱۸۷۳ء کی تعلیمی کاوشوں کی بدولت "انجمن مفیدِ عام، قصور" کا ڈول ڈالا گیا۔ جس نے تعلیم و حرفت اور اشاعت و طباعت کے میدان میں نہ صرف اپنوں بلکہ مغربی اور یوروپین اہلِ علم مستشرقین اور اپنے عہد کے حکمرانوں سے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور اپنی عمدہ کارکردگی کی داد سمیٹی۔ ۱۴/ نومبر ۱۸۷۴ء کو گورنر پنجاب[12] مع کمشنر لاہور[13] اور ڈپٹی کمشنر لاہور[14] انجمن قصور کے معائنہ کے لیے تشریف لائے۔ مدرسہ و کارخانہ و کتاب خانہ و مطبع قادری کی کارکردگی ملاحظہ فرمائی۔ انجمن کی کارکردگی کو اطمینان بخش قرار دیا اور یہاں ہونے والے صنعت و حرفت کے کام پر خوشی کا اظہار کیا۔[15] انجمن قصور نے اپنے مدرسے "تعلیم گاہ حرفت" کو میجر آر پی نسبٹ کے نام سے موسوم کیا، اس دارالحرفت کے لیے خصوصی عمارت تعمیر کی گئی جو ۱۸۷۶ء میں مکمل ہوئی۔ اس کی پیشانی دروازہ پر مدرسہ کا نام "نسبٹ سکول سالِ تعمیر ۱۸۷۶ء" سنگِ مرمر پر کندہ کر کے نصب کیا گیا اور اسی سنگِ مرمر پر مسٹر واکر پریذیڈنٹ انجمن قصور، منشی قادر بخش خان، وائس پریذیڈنٹ انجمن قصور کا نام بھی کندہ کیا گیا تاکہ یادگار رہے۔[16]

دارالحرفت میں درج ذیل اشیا تیار ہوتی تھیں:

> لنگیاں، کھیس طلاکار و سادہ، چادر میز اور پردے، فرش سادہ و رنگین، سوتی اور اُونی قالین، دریاں ہر قسم کی، جانمازیں، چھپے ہوئے ابرے، توشکیں اور جاجمین، دستر خوان، رومال ملتانی نمونہ کے، طرح طرح کے خرادی کام، رنگ برنگ کی ابریدار اشیا... نیز چرم کاری، لوہار اور کمہار کے عمدہ عمدہ نمونوں کی اشیا اور نفیس نفیس ظروف بنانے کے کارخانے قائم کیے گئے تاکہ دستکاریوں کی خاطر خواہ ترقی ہو اور عوام الناس کے لیے آسانی ہو۔[17]

انجمن قصور کے دارالحرفت کی بنی ہوئی مصنوعات کی کوالٹی انتہائی معیاری ہوتی تھی۔ یہ مصنوعات ہاتھوں ہاتھ

بکتی رہیں بلکہ دور دراز کے مقامات سے ان کی خریداری کے آرڈر بھی موصول ہونے لگے۔ لوگوں کی دلچسپی کے پیشِ نظر ۱۷/اکتوبر ۱۸۷۵ء کو ایک بڑی نمائش گاہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں ۱۸۷ اشیا فروخت کے لیے رکھی گئیں، جن سے انجمن کو ۲۸۹ روپے اور چار آنے کی آمدنی ہوئی۔ اعلیٰ حکام نے بھی نمائش گاہ کا معائنہ کیا۔ نمائش گاہ کے انتظامات اور مصنوعات کے معیار پر دلی اطمینان ظاہر کیا۔[(۱۸)]

انجمن قصور بتدریج اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے میں کوشاں تھی۔ اسی بنا پر نہ صرف اس نے صنعت و حرفت کے کاموں کو توسیع دی، نئی عمارتیں بنوائیں، دستکاری کے نئے شعبے قائم کیے، ان میں ہنر مند افراد کو بھرتی کیا بلکہ انجمن کے کارناموں کی ترقی و ترویج اور تشہیر کے لیے مطبع قادری بھی قائم کیا اور اپنا ترجمان ''رسالہ'' انجمن قصور بھی جاری کیا۔ جس کی اشاعتی کمیٹی میں سیف الحق ادیب، مرزا نصیر الدین حیدر فانیؔ، مرزا فتح محمد بیگ، منشی قادر بخش کے علاوہ کمیٹی اشاعتِ علوم میں ڈپٹی غلام نبی خان اور مولوی محمد حسین آزادؔ، پروفیسر عربی، کالج لاہور[(۱۹)] شامل تھے۔ جس کی مشاورت اور رہنمائی میں ''رسالہ'' انجمن قصور نے بہت جلد معاصر رسائل و جرائد میں اپنا مقام بنالیا۔ انجمن قصور نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ حالیؔ کے اس شعر کے مصداق:

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب دیکھیے ٹھہرتی ہے جاکر نظر کہاں[(۲۰)]

انجمن نے اپنے معیار پر چیک اینڈ بیلنس رکھنے اور انجمن کی کارکردگی کے بارے میں لوگوں کی آرا سے باخبر رہنے کے لیے بہ نظر مصلحت و صواب اندیشی کے چودہ (۱۴) اہل الرائے[(۲۱)] اور معزز ممبران بیرون جات کی ایک کمیٹی مشاورت تشکیل دی تاکہ بوقت ضرورت خط کتابت کے ذریعے ان کی قیمتی رائے سے استفادہ کیا جا سکے۔ انجمن کی یہ جمہوری سوچ انجمن کی ترقی و ترویج میں معاون ثابت ہوئی اور نہ صرف انجمن کی قدر و منزلت اور وقار میں اضافہ ہوا بلکہ اعلیٰ حکام بھی اس کی تحسین میں رطب اللسان نظر آئے۔ ۵/دسمبر ۱۸۷۷ء کو انجمنِ قصور نے گیارھویں جلسے کا انعقاد کیا۔ ضلع لاہور کے ڈپٹی کمشنر جی سمائتہ نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

> میں اس وقت انجمن کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ قصور کو اس سے بہت رونق اور ناموری حاصل ہوئی اور ہوگی۔ میں اِس سے پہلے دس برس یہاں بہ عہدہ اسسٹنٹ کمشنری رہ چکا ہوں۔ اُس وقت کی نسبت موجودہ حالت میں بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ جابجا سڑکیں موجود ہیں، عمدہ درخت اور سٹیل باغ بھی رونق پر ہے۔ کھیم کرن

اور قصور کے درمیان بھی پختہ سڑک تیار ہو گئی ہے۔ انجمن کی جملہ کارروائیاں جو میں نے سنیں، قابلِ تعریف ہیں۔ اب اس انجمن کی پیروی اکثر صوبہ پنجاب میں ہونے لگی ہے۔ ہوشیار پور، امبالہ اور ملتان میں انجمن قصور کی تتبع میں صنعت کاری کا کام شروع کیا گیا ہے اور اس کی ترقی کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔[۲۲]

انجمن قصور کی کارکردگی اظہر من الشمس تھی۔ انجمن قصور نے علمی، تعلیمی، صنعت و حرفت، زراعت، عمدہ نسل کے گھوڑوں کی نسل بڑھانے، عوامی فلاح و بہبود کے کام کرنے کے لیے اپنے مدارس میں زیرِ تعلیم طلبا و طالبات کو ہنر مند بنانے کی طرف خصوصی توجہ دی۔ نیز ہنر مندوں کے لیے مختلف کارخانے قائم کیے، جہاں ان کی ہنر مندی کا معقول معاوضہ دیا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں اپنے مقاصد کی تشہیر و ترویج کے لیے مطبع قادری میں بھی کچھ اشاعتی کلوں کا اضافہ کیا گیا۔ مطبع میں جہاں "رسالہ" انجمن قصور چھپتا تھا وہاں دیگر افراد کی کتب کی اشاعت بھی کی جاتی تھی۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

۱۔ تفسیرِ محمدی ﷺ، مصنف مولوی محمد صاحب پنجابی	تعداد: ۷۵۰
۲۔ دستور العمل پٹواریان، مولفہ ڈپٹی غلام نبی خان	تعداد: ۸۰۰۰
۳۔ مفید امتحان پٹواری، مولفہ منشی فتح باز خان	تعداد: ۵۰۰۰
۴۔ رہنمائے مبتدیان (خلاصہ جغرافیہ پنجاب)، بہ امداد مسز سٹیل صاحبہ	تعداد: ۴۵۰۰
۵۔ چھوٹی چھوٹی کتابیں، پمفلٹ وغیرہ	تعداد: ۲۵۰۰۰
۶۔ بہی کھیوٹ داران	تعداد: ۱۰،۰۰۰
۷۔ نقشہ جات گرد آوری	تعداد: ۲۵،۳۰۰
۸۔ دستور العمل پٹواریاں	تعداد: ۱۴۰۰
۹۔ مسدس حالی	تعداد: ۲۰۰۰

۱۰۔ "رسالہ" انجمنِ قصور، ماہوار، ۱۸۷۴ سے باقاعدہ ماہوار اشاعت۔
۱۱۔ افسران کی آمد پر بڑے بڑے اشتہارات کی اشاعت۔
۱۲۔ تعلیمی مدارس اور صنعت و حرفت کے مدارس کے لیے رجسٹرز اور کاپیوں کی اشاعت۔

اس کے علاوہ "رسالہ" انجمن قصور میں رسالے، کتابیں اور اشتہارات کی اشاعت کے لیے اشتہار دیے جاتے تھے۔ ایسے اشتہارات بھی شائع ہوتے جن میں انجمن کی مصنوعات کی تشہیر اور خریداری کی ترغیب دی جاتی تھی، کچھ

اشتہارات میں انجمن کی سرگرمیاں اہلِ قصور کے رفاہی کاموں میں تعاون کرنے اور انجمن کا ممبر بننے کی دعوت بھی دی جاتی تھی۔ چوں کہ انجمن کا قیام عوام الناس کی بہبود پر ہوا تھا اسی لیے انجمن کی سرگرمیاں اہلِ قصور اور بیرون جات کے لوگوں پر، ان کی حالت سدھارنے اور معاشی صورتِ حال کو بہتر بنانے پر مرکوز تھیں۔ اس حوالے سے "رسالہ "انجمن قصور میں شائع ہونے والے کچھ اشتہار ملاحظہ ہوں:

اشتہار

ہمارے مطبع میں سب قسم کی کتابیں اور رسالے اور اشتہارات وغیرہ انگریزی لیتھو گرافک اور ہندی اور اردو وفارسی اور عربی خط میں شرح مناسب پر جلد اور عمدہ اہتمام کے ساتھ طبع ہو سکتے ہیں۔ جن صاحبوں کو کچھ چھپوانے کی ضرورت ہو، بارسالِ نمونہ منصرم مطبع سے خط کتابت فرما کر تصفیہ کر لیں۔

العبد: محمد سیف الحق ادیبؔ، منصرم مطبع قادری قصور[۲۳]

اشتہار

جملہ شائقین علم و فن و تاجرانِ کتب و صاحبانِ سکرٹری مجالس علمیہ و صاحبان کیوریٹر بہادر کتاب خانجاتِ سرکاری ومعلّمان ومتعلّمانِ مدارس و مکاتب و جمیع شائقینِ نظم و نثر و مضمون نگاران وارباب مذاق سخن و صاحبانِ کمیشن ایجنٹِ کتب اور سب خاص و عام کی خدمت میں التماس ہے کہ ہمارے سررشتہ مطبع میں ابتدا ے شیوع سے جمیع علوم و فنون کے ماہانہ علمی رسالے اور سالانہ رپورٹیں ترقیات انجمن کی جو مشتاقینِ علم و فن کے لیے التزاماً زیادہ چھپوائے جاتے ہیں، واسطہ فروخت کے موجود ہیں۔ جن کے اقسامِ مضامین کی فہرست بقیدِ شرح مختصر ہم نے رسالہ ءماہ جولائی سنِ رواں میں چھاپ دی ہے، جو عند الوصول قیمتِ نقد و محصول کے ارسال ہو سکتی ہے۔

عام قیمت ہمارے ہر ایک رسالہ کی ۶ آنہ علاوہ آدھ آنہ محصول ڈاک کے ہے؛ لیکن زیادہ تعداد کے خریداروں سے حسبِ ذیل رعایت ممکن ہے، جس میں قیمت محصول ڈاک کے بہر حال پیشگی اور نقد پہنچنے کی شرط ہے۔

۱۰ رسالوں کے خریدار کے لیے: قیمت فی رسالہ	/۵۰	محصول ڈاک ٪۰
۲۰ رسالوں کے خریدار کے لیے: قیمت فی رسالہ	/۵	محصول ڈاک ٪۰
۵۰ رسالوں کے خریدار کے لیے: قیمت فی رسالہ	/۴۰	محصول ڈاک ۰٪
۱۰۰ رسالوں کے خریدار کے لیے: قیمت فی رسالہ	/۴	محصول ڈاک ٪۰

علیٰ ہذا القیاس اسی حساب سے سو (۱۰۰) یا اس سے کسی زیادہ تعداد کے خریداروں سے سیکڑہ قیمتِ رسالہ علاوہ محصول ڈاک کے لی جائے گی اور صرف اسی تعداد یا اس سے زیادہ تعداد کے خریدار کو ۲۰ فیصدی قیمت پر کمیشن بھی مل سکے گا۔

العبد: محمد سیف الحق ادیبؔ، منصرم مطبع قادری قصور (۲۴)

اعلان

بنظر سہولتِ کاروائی و اتباع ضوابط انجمن کے مربیانؔ و ممبران و خریداران و شائقین رسالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر قسم کی مراسلت متعلق بمطالب رسالہ و طبع و انطباع مضامین وغیرہ کے ایڈیٹر صاحب رسالہ و منصرم مطبع سے رکھنی چاہیے اور ان ہی کے نام جملہ اخبارات ورسالجاتِ مبادلہ آنے چاہییں اور دوبارہ دیگر جملہ مراتب استفسار و خریداری اشیاے کارخانجات انجمن و طریقہ ارسال و وصول زر ثمن اشیا و رسالہ وغیرہ کے سپرنٹنڈنٹ کارخانہ و سیکرٹری انجمن سے رَسل رسائل فرمانی چاہیے اور زرچندہ و فیس بھی اسی پتا سے آنی چاہیے۔

العبد: حافظ حبیب اللہ خان، سپرنٹنڈنٹ کارخانہ و سیکرٹری انجمن قصور (۲۵)

اعلامِ عام

قدر دانان و غم خوارانِ علم و فن کے اُس فریق کی خدمت میں جو رسالہ انجمن کی خریداری اور اداے چندہ و فیس سے متعذر ہیں، التماس ہے کہ اگر وہ علوم و فنونِ مفیدہ اور عُمدہ مضامین اخلاقی کی تالیف و تصنیف یا ترجمہ وغیرہ سے رسالہ انجمن کی مستقل امداد فرمایا کریں گے اور ایڈیٹر اُن مضامین کو پسند کرلے گا تو وہ اس کی عوض میں انجمن سے ماہوار رسالہ بلاقیمت پاتے رہیں گے اور ان کا نام بھی معاون ممبروں کی ذیل میں مثل صاحبانِ مُعاوض اخبارات کے درج رجسٹر ہوگا۔

العبد: سیف الحق ادیبؔ، ایڈیٹر "رسالہ"، انجمنِ قصور (۲۶)		جولائی ۱۸۸۰ء، ص ۲۴

اشتہار

کتاب دستور العمل پٹواریان مُولفہ جناب منشی غلام نبی خان
صاحب بہادر اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر گجرات، پنجاب

یہ ضخیم اور نہایت کارآمد دستور العمل جو ۱۸۷۶ء میں بہ ارشاد عالی جناب نواب ستودہ القاب اونریبل سر رابرٹ

ایلس ایجرٹن صاحب بہادر کے سی ایس آئی لیفٹنٹ گورنر ملک پنجاب سابق فنانشیل کمشنر صوبہ موصوف کے مولّف ممدوخ العنوان نے تالیف فرمایا تھا اور پہلی ۸ ہزار جلدیں اس کی ہمارے مطبع میں حسب الحکم طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ بِک چکی تھیں۔ اب مکرّر بہ تقاضاے شوق خریداران مشتاق کے نہایت عمدہ ڈمی کاغذ پر مع فرہنگ لُغاتِ مستعملہ وکار آمد سر رشتۂ مال کے صاف اور صحیح چھپ کر واسطہ فروخت کے موجود ہے۔ خریداروں کو جلد بہ ارسالِ قیمت نقد عصہ (ایک روپیا) اور دو آنے محصول ڈاک کے طلب کر لینا چاہیے؛ ورنہ اگر دیر طلبی کو کام فرمایا گیا تو مطبع اُن کی تکمیل شوق سے ناچار معذور رہے گا۔

العبد: محمد سیف الحق ادیبؔ، منصرم مطبع قادری، انجمن قصور، ضلع لاہور۔ (۲۷)

اشتہار

کتابِ مفید امتحان پٹواریان

یہ اسم بامسمّٰی کتاب جسے منشی فتح باز خان صاحب سابق منصرم پٹواریان حلقہ ضلع لاہور، حالی مثل خوانِ عدالت ضلع موصوف نے بار شادِ صاحب عالی جناب میجر آر پی نسبٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور کے تالیف فرما کر حق التالیف اس کا انجمنِ ہٰذا کو عنایت کیا تھا اور ہر طبق اس کے انجمن نے واسطے افادۂ عام پٹوواریان لوکل گورنمنٹ کے اس کو مطبع انجمن میں بہ تعداد کثیر طبع فرمایا تھا۔ اب اس کی متعدد جلدیں فروخت کے لیے باقی رہ گئی ہیں۔ جن صاحبوں کو ضرورتِ خریداری ہو، بار سال قیمت نقد مع محصول ڈاک کے طلب فرمالیں اور در صورتِ ارسالِ قیمت بذریعہ سٹامپ محصولی کے حق کمیشن فروخت کے زیادہ بھیجیں۔

العبد: محمد سیف الحق ادیب، منصرم مطبع انجمن (۲۸)

اشتہار

تاجرانِ دیار امصار و خریدارانِ ذی وقار (یوروپین و ہندرستانی) کو نویدِ عام دی جاتی ہے کہ ہماری انجمن کے مدرسہ صنعت و حرفت کے گودام میں ہر قسم کی اشیاے نساجی وچوبی وخرادی وروغنی وگلی وچرمی وسوزنکاری وغیرہ وغیرہ کہ جن کی ساخت اور صفائی کی خوبیاں اور عمدہ تراش وخراش اور صنعت کاریاں، ماشاء اللہ قابلِ دید اور پسندِ خاطر ارباب قریب و بعید ہیں، بالفعل حسب تفصیل اقسام مندرجہ ذیل واسطہ فروخت کے موجود ہیں: جن صاحبوں کو جس قدر چیزیں جس جس کی خرید فرمانی منظور ہوں بہ تشریف آوری اصالتاً یا بارسال اپنے کسی معتمد علیہ کے ملاحظہ اور پسند کر کے

خرید فرمالیں اور اگر یہ دشوار ہو تو یہ تحریر والا نامہ تمام کیفیت ہر چیز کے عرض و طول و رنگ وغیرہ کی بہ تشریح قیمت وہیں سے دریافت کر لیں، یہاں سے علی الفور تمام مطالبِ جوابی بے کم و کاست گزارش کر دیے جائیں گے۔ انتظامِ روانگی بھی قابلِ اطمینان ممکن ہو گا، مگر اتنا ملحوظ رہے بحالتِ دریافتِ حال ٹکٹِ جوابی اور بحالتِ پسند و خریداری قیمت نقد عنایت فرمانی ہو گی۔ یہ بھی اطلاع کے لیے عام گزارش ہے کہ اگر اقسام فہرست ذیل میں سے کوئی اور نمونہ بنوانا یا بُنوانا منظور ہو گا تو درخواست کے موافق لیکن عند الوصول ۱/۳ قیمت پیشگی کے کارگاہِ انجمن میں تیار کرا دیا جائے گا۔

فہرستِ اقسام اشیاے فروختنی موجودہ گودام انجمنِ قصور

۱۔ قالین اُونی نمونہ ایران و ملتانی ہر قسم رنگ پختہ
۲۔ قالین سُوتی پھولدار وغیرہ الوان سرخ
۳۔ لُنگی طلادار ہر قسم سُوت نمبر ۴۰ سے لغایت نمبر ۱۰۰
۴۔ لُنگی سیاہ سُوت نمبر ۴۰ و نمبر ۵۰
۵۔ لُنگی نیلی و سفید تیر
۶۔ لُنگی سفید و سرخ تیر
۷۔ کھیس سفید و نیلا دیا سُوت انگریزی
۸۔ کھیس سفید و نیلا دیا سُوت دیسی
۹۔ سلارا سفید و نیلا سُوت دیسی
۱۰۔ پارچہ چادر میز عرض کلا یعنی دو درعہ پھولدار دیبا
۱۱۔ پارچہ گبرون ہر قسم
۱۲۔ دو تہی و چو تہی کنی دار سرخ و نیلی
۱۳۔ جاے نماز سُوتی
۱۴۔ آسن اُونی
۱۵۔ دری سفید و نیلی پلنگ کی
۱۶۔ دری کلاں نیلی و آبی و سرخ ہر قسم
۱۷۔ کلاہ سفید
۱۸۔ کلاہ طلادار

۱۹۔ صدری بانات ہر قسم طلا دار
۲۰۔ صدری بانات سادہ ہر قسم
۲۱۔ صدر الپاکا ساز دار
۲۲۔ چوغہ بانات سیاہ طلا دار
۲۳۔ ازاربند ہر قسم پارچہ گروں
۲۴۔ سوزنی
۲۵۔ کھیس سرخ و سفید
۲۶۔ چوڑی پایہ ہائے پلنگ ابریدار مثل پاکپٹن ہر قسم
۲۷۔ ڈبے ابریدار ہر قسم
۲۸۔ گلاس ابریدار ہر قسم
۲۹۔ حُقہ چرمی برنجی جالی دار
۳۰۔ حُقہ چرمی برنجی جالی دار گلٹ شدہ
۳۱۔ صندوقچہ چوب شیشم خانہ دار و جالی دار ہر قسم
۳۲۔ میز کلاں خانہ دار چوبی روغن شدہ
۳۳۔ میز پوش باناتی
۳۴۔ کفِ پای۔ بوٹ و گُرگابی وہاف بوٹ وغیرہ ہر قسم
۳۵۔ صندوقچہ چرمی تکیہ نما کہ جو مسافری میں کام آتا ہے وغیرہ
۳۶۔ صندوقچہ چرمی مربع
۳۷۔ تھیلا چرمی ہر قسم
۳۸۔ برتن گلی روغن شدہ چند قسم مثل امرت بان ورکابی و چلم وپیالہ وغیرہ

العبد: حافظ حبیب اللہ خان، سُپرنٹنڈنٹ کارخانہ جات، انجمنِ قصور(۲۹)

درجِ بالا اشتہارات سے انجمن قصور کی روز افزوں ترقی اور کام کرنے کے انداز کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی مدد آپ کے اصول پر کار فرما رہتے ہوئے کس خوبی سے ترقی کے مراحل طے کیے اور لوگوں کے لیے ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کا سامان پیدا کیا۔ اسی کے ساتھ انجمن نے اپنے مدارس میں تعلیم پانے والے طلبا کی ذہنی

بالیدگی اور قوت گفتار کو صیقل کرنے کے لیے مناظراتی کلب بھی قائم کیا تھا۔ ملاحظہ ہو: ''انجمن قصور نے اپنے تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی طاقتِ لسانی اور قوتِ بیانی کی ترقی کے لیے ایک کلب یا انجمن مناظرہ بھی قائم کی تھی، جس کے ابتدائی جلسے ہفتہ وار اور ماہوار منعقد ہوتے تھے۔ طلبہ کو ایک خاص مضمون پر گفتگو کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا تھا۔ مرزا فتح محمد بیگ منصف کا فریضہ ادا کرتے ہوئے صحیح اور غلط ہونے کا حتمی فیصلہ کرتے تھے۔ اس طرح کی علمی و ادبی گفتگو سے جہاں طلبہ میں اعتماد پیدا ہوتا تھا، وہاں ان میں درست تلفظ کی ادائی، گفتگو کا فن اور تحقیق و جستجو کا سلیقہ پروان چڑھتا تھا۔ نیز اوّل، دوّم اور سوم آنے والے طلبہ کو قیمتی انعامات سے بھی نوازا جاتا تھا۔''(۳۰)

انجمن قصور کے قائم کردہ مدارس میں طلبہ کی کثیر تعداد داخل تھی۔ ۱۸۷۴ء میں مردانہ سکول میں ۲۵۴ طالب علم تھے جبکہ زنانہ سکول میں ۱۱۱ لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ مدرسہ دارالحرفت میں قالین بافی میں ۱۲ مرد اور ردا بافی میں ۶ مرد کاریگر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ جب کہ مدرسہ زنانہ حرفت کاری میں ۲۷ لڑکیاں سوزنکاری کے کام میں اور ۳۱ لڑکیاں کشیدہ کاری، کاڑھنا پرونا کا کام کر رہی تھیں۔ ۱۸۷۵ء میں مدرسۂ انجمن معروف بہ برینڈرتھ سکول مع مدرسہ سرکاری و مدرسہ سنسکرت و برینچ سکول میں ۳۲۶ لڑکے تعلیم پا رہے تھے جس میں سے ۱۴۶ ازراعت پیشہ تھے اور ۱۸۰ غیر زراعت پیشہ تھے۔ ان طالب علموں میں ۱۷۲ ہندو، ۱۴۹ مسلمان جبکہ ۵ سکھ تھے۔ درس و تدریس پر بارہ معلّمین مامور تھے جن کے نام یہ ہیں: مولوی محمد دین۔ ہیڈ ماسٹر، شیخ ضیاء اللہ۔ سیکنڈ ہیڈ ماسٹر، مولوی وہاب الدین۔ مدرّس اوّل، پنڈت حکم چند۔ مدرس دوّم، پنڈت کنہیالال۔ مدرّس سنسکرت، مولوی ولی اللہ۔ مدرّس عربی، مولوی خدا بخش، مولوی غلام اللہ، وہاب الدین خان، محمد یوسف، نجم الدین، شہاب الدین، علاوہ ازیں، گہندی رام، عمر بخش، محبوب عالم، مہیش داس، گوبند سہائے، اصغر علی، محمد حسن، محمد خان طالب علم کلاس مانیٹران تھے، جو نظم و نسق قائم کرنے اور طلبا کے مسائل کے حل کرنے میں معاونت کرتے تھے۔(۳۱)

انجمنِ قصور کے تعلیمی مدارس کا معیار دوسرے مدارس کے مقابلے میں بہت اعلیٰ تھا، نظم و نسق بھی مثالی تھا، اس پر مستزاد یہ کہ بیرونجات کے طلبا کے لیے ایک بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی کیا گیا تھا تاکہ دور دراز کے طلبا کے لیے رہائش کی آسانی ہو اور وہ پورے اطمینان کے ساتھ اپنی تعلیم پر توجہ دے سکیں۔ انجمن کے ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ بٹالہ، امرتسر، فیروزپور، گوجرانوالہ اور گجرات کے علاوہ دیگر شہروں میں بڑے بڑے سرکاری مدارس موجود تھے۔ بیرونجات اور دیگر شہروں کے طلبا کا انجمن قصور کے مدارس میں تعلیم پانا اس بات کا مظہر تھا کہ وہ انجمن قصور کے تعلیمی معیار پر اعتماد کرتے تھے۔ اسی معیار اور اعتماد کی بدولت انجمن قصور کے مدارس میں شرح داخلہ ترقی پر تھی۔ ۱۸۷۶ء کے ریکارڈ کے مطابق ۳۷۹ طالب رجسٹرڈ تھے۔(۳۲)

انجمن کی کارکردگی کی مہک بادِ نسیم کے جھونکوں کی طرح ہر سو پھیل چکی تھی۔ کیا اپنا کیا بیگانہ انجمن قصور کا دیوانہ تھا۔ اس کے گن گاتا تھا اور اس کا ممبر و معاون بن کر فخر محسوس کرتا تھا۔ انجمن قصور کے ممبران کوئی معمولی حیثیت کے مالک نہ تھے بلکہ بڑے بڑے سرکاری افسران اور مختلف ریاستوں کے ولی عہد، مدارالمہام اور دیوان تھے، جو دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح سے انجمن کے مددگار تھے۔ چند نام دیکھیے:

۱۔ دیوان رام جس صاحب، مدارالمہام، ریاست کپورتھلہ
۲۔ عالی جناب میرزا امیر الدین احمد خان، صاحب بہادر ولی عہد، ریاست لوہارو
۳۔ جناب میرزا ضمیر الدین احمد خان صاحب، برادرانِ ولی عہد
۴۔ جناب میرزا نصیر الدین احمد خان صاحب، برادرانِ ولی عہد
۵۔ جناب میرزا بشیر الدین احمد خان صاحب، برادرانِ ولی عہد
۶۔ جناب منشی سالکرام صاحب، منصف سیالکوٹ
۷۔ نواب سعید الدین احمد خان صاحب بہادر طالبؔ، رئیس دہلی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، ضلع فیروزپور
۸۔ منشی محمد الدین صاحب سررشتہ دار عدالت، ضلع فیروزپور (۳۳)

نواب سعید الدین احمد خان طالبؔ اپنے عہد کے معروف شاعر تھے۔ اکثر مشاعروں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد سمیٹتے۔ انجمن قصور کے حوالے سے کہے گئے ان کے اشعار ملاحظہ ہوں، یہ اشعار فصاحت و بلاغت اور سلیقہ گفتار، نیز انجمن قصور کی کارکردگی کا بے ساختہ اظہار ہیں:

جو فرطِ شوق سے کرتے ہو انحرافِ قصور ۔۔۔ نہ کہنا کوئی مگر لفظ اب خلافِ قصور
عجیب آب و ہوا ہے یہاں عدالت کی ۔۔۔ کہ مجرموں کو بھی ہوتا ہے اعترافِ قصور
کسی زمانے کی پوچھو نہ اب کہ کیا کچھ تھا ۔۔۔ یہ سر سے کوہ کے برتر ہے اب بھی قافِ قصور
جو یوں ہی سعیِ بلیغ انجمن کی ہوتی رہی ۔۔۔ جہاں میں ہوگا کبھی حُسنِ انکشافِ قصور
خموش طالبؔ محزوں کہ فکر بے جا ہے ۔۔۔ زبانِ لال کہاں اور اتصافِ قصور (۳۴)

انجمن قصور کے اس اختصاص کی بدولت امبالہ، ہوشیارپور، جالندھر، ملتان اور دیگر شہروں میں بھی انجمن قصور کی تقلید میں مجالس علمی و عملی قائم کی گئیں۔ ان شہروں کی مجالس کے منتظمین نے انجمن قصور کے کارخانوں کا دورہ کر

کے یہاں ہونے والے صنعت و حرفت اور تعلیمی ترقی کے ریکارڈ کا جائزہ لیا اور انجمن قصور کی مجلس منتظم سے قواعد و ضوابط اور دارالحرفت کی ضروریات اور اسے احسن طریقے سے چلانے کے بارے میں مشاورت کی تاکہ وہ اپنے شہروں میں ایسی طرز پر ایسا ہی ڈھانچا ترتیب دے سکیں۔

انجمنِ قصور کے دارالحرفت کی بنی ہوئی مصنوعات انتہائی نفیس اور دیدہ زیب ہوتی تھیں۔ اسی بنا پر پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر کے ایوان عالی شان کے شاہانہ کمرہ کی زیب و آرائش کے لیے انجمن قصور کے دارالحرفت کے بنے ہوئے قالین اور لڑکیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئے کشیدہ کاری اور سوزن کاری اشیا استعمال کی گئیں۔ یہ کمرہ خاص طور پر پرنس آف ویلز کی رہائش کے لیے سجایا گیا تھا۔ پرنس آف ویلز نے ان مصنوعات کی نفاست اور خوب صورتی کی نہ صرف تعریف کی بلکہ واپسی پر اپنے ہمراہ ولایت بھی لے گئے۔ انجمن قصور کی مصنوعات نمائش گاہ پیرس میں بھیجی گئی تھیں، جہاں اس کے اسٹال کو پسند کیا گیا۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے گورنمنٹ ہند کو بذریعہ ایک طویل چھٹی حرف سی نمبری ۵۹۶ میں لکھا کہ:

> قصور ضلع لاہور میں نہایت عمدہ اور نفیس نمونہ کے قالین تیار ہوتے ہیں۔[۳۵]

پنجاب کے لیفٹنٹ گورنر نے انجمن کے دارلحرفت کے معائنہ کے بعد جو رائے تحریر کی وہ بھی ملاحظہ ہو:

> قصور کے مدرسۂ صنعت و دستکاری کے ملاحظہ کا اتفاق ہوا۔ یہ مدرسہ بلا امداد غیر قائم ہے اور وہاں کی کارروائی فی الجملہ نہایت اطمینان بخش ہے۔ ہماری صوبہ کی تعلیم پر ملکی آمدنی اور ڈسٹرکٹ فنڈوں سے محل ۱۱ لاکھ ۶ ہزار ۸۹۸ روپیا صرف ہوا ہے۔ جس کی بموجب گورنمنٹ کالج میں۔ ۷۰۳ روپیا فی کس سالانہ اور دیگر مدارس میں۔ ۲۳۱ روپیا سالانہ فی طالب علم خرچ ہوتا ہے۔ لیکن مدرسہ صنعت کاری قصور میں اگرچہ اس کی حالت مدارس تعلیمی سے مختلف ہے اور چند اور قسم کے مصارف بھی علاوہ اس کی خاص خاص فیاضیوں کے اس کے ذمہ رہتے ہیں، تاہم اس کے طلبا کا خرچ اوسط فی کس۔ ۳۰ روپیا سالانہ سے بھی کم ہے۔[۳۶]

کم خرچ بالا نشیں کے مصداق انجمن قصور کی مجلس منتظم و منصرم نے اعتدال کے دائرے میں رہتے ہوئے انجمن کے اغراض و مقاصد کو بتدریج آگے بڑھایا۔ اہلِ قصور بھی دست تعاون طلب کیا، بیرونجات کے صاحب ثروت اور اہلِ دول کی فیاضی سے بھی استفادہ کیا اور حکومتِ وقت کے ارباب بست و کشاد سے انجمن کی اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر

تعاون اور سرپرستی کا فائدہ اٹھایا۔ انجمن قصور نے اپنے حسنِ تدبر اور حسنِ سلیقہ سے نہ صرف اعلیٰ حکام کی خوشنودی حاصل کی بلکہ اپنے کاموں کے اعلیٰ معیار کی بنا پر ملکی و بین الاقوامی نمائش گاہوں میں اپنی عمدہ مصنوعات کی بدولت اہلِ ہند کی عزت و تکریم میں اضافہ کیا۔ اپنے مدارس میں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دیا۔ جس کی شہرت قصور تک محدود نہ رہی بلکہ ہوا کے دوش پر دوسرے شہر بھی اس سے متاثر ہوئے اور انجمن قصور کے تتبع ہی میں عافیت جانی۔ انجمن قصور نے انجمن زراعت قائم کر کے کسانوں کو ساہوکاروں کے چنگل سے چھڑانے کی سعی کی۔ عمدہ نسل کے گھوڑوں کی نسل بڑھانے کے لیے گھوڑوں کا اصطبل قائم کیا۔ طلبہ اور عام قاری کے لیے ایک عمدہ لائبریری کی بنیاد رکھی۔ اس کے لیے دستورالعمل بنایا اور کتب خانے کے لیے تین ہزار سے زائد کتب خریدیں۔ رسائل و جرائد، اخبارات اس کے علاوہ تھے۔ انجمن قصور نے مطبع قادری قائم کیا جس میں نہ صرف انجمن کی مطبوعات کی اشاعت کا انتظام تھا بلکہ دوسرے اداروں اور افراد کی کتابیں، رسائل، پمفلٹ، اشتہارات، نقشہ جات اور کتابچے بھی شائع کیے جاتے تھے۔ انجمن قصور نے سرسید تحریک کی ہر طرح سے حمایت کی سرسید کے دورۂ پنجاب ۱۸۸۴ء کے موقعے پر نہ صرف انجمن قصور کے وفد نے سرسید کو خوش آمدید کہا، جلوس کے لیے گاڑیوں کا انتظام کیا اور ۔۱۵۸۴ روپے (ابیض نورانی) پیش کیے۔ انجمن قصور کا ترجمان ''رسالہ'' اردو ادب کی تاریخ میں نمایاں وقعت کا حامل ہے، جس سے استفادہ کیے بغیر اردو ادب کی تاریخ کا اصلی چہرہ سامنے نہیں آسکتا۔

حواشی

۱۔ قصور میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر تعینات تھے۔

۲۔ ایکسٹرا جوڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر، قصور

۳۔ مسٹر آرتھر برینڈرتھ صاحب بہادر سابق کمشنر قسمت لاہور و حال جج چیف کورٹ پنجاب ۱۸۷۳ء کے نام پر انگریزی و عربی و فارسی و ریاضی کی تعلیم کا مدرسہ برینڈرتھ قصور قائم کیا۔

۴۔ مجلسِ منتظم

۵۔ مجلسِ تعلیم

۶۔ ''رسالہ'' انجمن قصور، جلد نمبر ا مطبوعہ، جولائی و اگست، ۱۸۷۴ء، ص ۶

۷۔ ایضاً، ص ۷

۸۔ رپورٹ ہفت سالہ، ''رسالہ'' انجمنِ قصور، جلد ۸، نمبر ا، جنوری، ۱۸۸۱ء، ص ۱۶

۹۔ ایضاً، ص ۱۷

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۸

۱۱۔ سیتارام کوہلی، ''مہاراجا رنجیت سنگھ''،(لاہور، ۱۹۳۲ء)، ص: دذ
۱۲۔ آنریبل سر آر ڈی ایجرٹن صاحب بہادر، کے سی ایس آئی جو پہلے فانشل کمشنر پنجاب رہ چکے تھے، اس وقت لیفٹیننٹ گورنر پنجاب تھے۔
۱۳۔ کرنیل آرینگ صاحب بہادر کمشنر لاہور تھے۔
۱۴۔ مسٹر سٹیل صاحب بہادر قائم مقام ڈپٹی کمشنر لاہور تھے۔
۱۵۔ رپورٹ ہفت سالہ، ''رسالہ''، انجمنِ قصور، جلد ۸، نمبر ا، مطبوعہ ۱۸۸۱ء، ص ۱۷
۱۶۔ ایضاً، ص ۳۴
۱۷۔ ''رسالہ'' انجمن قصور، جلد ۷، نمبر ۱۲، مطبوعہ ۱۸۸۰ء، مطبع قادری قصور، ص ۴۵، ۲۷
۱۸۔ رپورٹ ہفت سالہ، ''رسالہ''، انجمنِ قصور، جلد ۸، نمبر ا، مطبوعہ مطبع قادری ۱۸۸۱ء، ص ۲۷
۱۹۔ ایضاً، ص ۴۱
۲۰۔ الطاف حسین حالیؔ، ''دیوانِ حالیؔ''، (لاہور: خزینۂ علم وادب، ۲۰۰۱ء، ص ۲۸۶
۲۱۔ ۱۴؍ اہل الرائے اور معزز ممبران بیرون جان کے نام یہ ہیں:

جناب نواب حاجی نوازش علی خان، صاحب بہادر، وائس پیٹرن انجمن قصور۔ جناب ڈپٹی غلام نبی خان صاحب بہادر، لائف آنریری سیکرٹری انجمن۔ جناب سو ڈپٹی حکم سنگھ صاحب بہادر، میر منشی گورنمنٹ پنجاب، لائف سیکرٹری انجمن۔ جناب سردار بکرمان سنگھ صاحب بہادر، اہلو والیہ۔ جناب سردار ذیال سنگھ صاحب بہادر، مجیٹھ۔ جناب منشی غلام جیلانی صاحب مثلخواں، چیف کورٹ پنجاب۔ جناب مولوی فاضل محمد عبدالحکیم صاحب، پروفیسر یونی ورسٹی کالج لاہور۔ جناب شیخ غلام حسن صاحب، آنریری مجسٹریٹ، امرتسر۔ جناب خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب۔ جناب منشی عطامحمد صاحب۔ جناب پنڈت رام نراین صاحب، وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب، وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ جناب ایڈیٹر صاحب ''رہبر ہند''۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار ''کوہِ نور''، لاہور، (بحوالہ رپورٹ ہفت سالہ، ''رسالہ''، انجمنِ قصور، ص ۴۳)

۲۲۔ رپورٹ ہفت سالہ، ''رسالہ'' انجمنِ قصور، جلد ۸، نمبر ا، مطبوعہ مطبع قادری قصور ۱۸۸۱ء، ص ۵۲
۲۳۔ ''رسالہ'' انجمن قصور، جلد ۷، نمبر ۷، مطبوعہ جولائی ۱۸۸۰ء، ص ۲۳
۲۴۔ ایضاً، نمبر ۱۰، مطبوعہ قادری قصور، اکتوبر ۱۸۸۰ء، ص ۳۳
۲۵۔ ایضاً، نمبر ۷، ایضاً، جولائی ۱۸۸۰ء، ص ۲۲
۲۶۔ ایضاً، ص ۲۴
۲۷۔ ایضاً، جلد ۷، نمبر ۱۰، ایضاً، اکتوبر ۱۸۸۰ء، ص ۲۹
۲۸۔ ایضاً، نمبر ۱۱، مطبوعہ نومبر ۱۸۸۰ء، ص ۲۷
۲۹۔ ایضاً، نمبر ۹، مطبوعہ ستمبر ۱۸۸۰ء، ص ۳۱
۳۰۔ ایضاً، جلد ۳، نمبر ۱۲، مطبوعہ مطبع قادری، قصور، دسمبر ۱۸۷۵ء، ص ۲۶
۳۱۔ ایضاً، ص ۲۵
۳۲۔ رپورٹ ہفت سالہ، انجمنِ قصور، ص ۳۸
۳۳۔ ایضاً، ص ۶۶

۳۴۔ ایضاً، ص ۲۷

۳۵۔ ’’رسالہ‘‘، انجمنِ قصور، جلد۶، نمبر۸، مطبوعہ اگست ۱۸۷۹ء، قصور، ص ۲۸(بحوالہ اخبار ’’سول اینڈ ملٹری گزٹ‘‘، لاہور، مطبوعہ ۱۱/ اگست ۱۸۷۹ء)

۳۶۔ رپورٹ ہفت سالہ، انجمنِ قصور، ص ۷۶

مآخذ

۱۔ حالیؔ، الطاف حسین، ’’دیوانِ حالیؔ‘‘، لاہور: خزینۂ علم و ادب، ۲۰۰۱ء

۲۔ کوہلی، سیتارام، ’’مہاراجا رنجیت سنگھ‘‘، لاہور، ۱۹۳۲ء

رسائل و جرائد

۱۔ ’’رسالہ‘‘ انجمن قصور، جلد نمبر ا مطبوعہ، جولائی و اگست، ۱۸۷۴ء

۲۔ ـــــــ، جلد۸، نمبر ا، جنوری، ۱۸۸۱ء

۳۔ ـــــــ، جلد۷، نمبر ۱۲، مطبوعہ ۱۸۸۰ء، مطبع قادری قصور

۴۔ ـــــــ، جلد۷، نمبر۷، مطبوعہ جولائی ۱۸۸۰ء

۵۔ ـــــــ، نمبر ۱۰، مطبوعہ قادری قصور، اکتوبر ۱۸۸۰ء

۶۔ ـــــــ، نمبر۷، ایضاً، جولائی ۱۸۸۰ء

۷۔ ـــــــ، جلد۷، نمبر ۱۰، ایضاً، اکتوبر ۱۸۸۰ء

۸۔ ـــــــ، نمبر ۱۱، مطبوعہ نومبر ۱۸۸۰ء

۹۔ ـــــــ، نمبر ۹، مطبوعہ ستمبر ۱۸۸۰ء

۱۰۔ ـــــــ، جلد ۳، نمبر ۱۲، مطبوعہ مطبع قادری، قصور، دسمبر ۱۸۷۵ء

۱۱۔ ـــــــ، جلد۶، نمبر۸، مطبوعہ اگست ۱۸۷۹ء، قصور (بحوالہ اخبار ’’سول اینڈ ملٹری گزٹ‘‘، لاہور، مطبوعہ ۱۱/ اگست ۱۸۷۹ء)